۲۰۰۶ء میں ساحل کی خاص اشاعتیں

۱۔ مسلمانوں میں فرقہ وارانہ اختلافات کا افسانہ۔

۲۔ فقہ اسلامی کی تاریخ، ارتقاء، تغیرات، عہد بہ عہد اثرات کا تحقیقی جائزہ۔ یہ جائزہ تقریباً ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اس جائزے میں عالم اسلام کے صف اول کے مسلم فقہا کے مضامین پیش کیے جائیں گے۔ جو ۱۹۵۶ء میں عالمی موتمر فقہ کراچی میں پڑھے گئے جس کے معتمد سید سلمان ندویؒ تھے۔ یہ سلسلہ ساحل کے پانچ شماروں پر محیط ہوگا۔

۳۔ این جی اوز کی تاریخ، اہداف، مقاصد طریقہ کار۔ ۴۔ مغربی فکر و فلسفے کے چند اہم مباحث۔

۵۔ وادیٔ سندھ کی تہذیب، مذہب، تاریخ اور مہروں پر نیا نقطہ نظر۔

۶۔ مشرق و مغرب میں سرقہ بازی کی تاریخ کا پہلا مفصل اور مدلل تذکرہ۔

۷۔ خطبات اقبال کا تنقیدی جائزہ، قرآن و سنت کی روشنی میں۔

۸۔ معتزلہ۔ ان کی تاریخ۔ مذہب۔ کارنامے۔ ناکامی کے اسباب۔

۹۔ نیاز فتح پوری برعظیم پاک و ہند کے سب سے بڑے ادبی سارق۔

۱۰۔ دبستان روایت کے چند اہم شارحین کا تذکرہ۔

۱۱۔ انڈیا ونز فریڈ پر مولانا غلام رسول مہر کے حواشی۔

۱۲۔ مدارس عربیہ کے نصاب میں تبدیلی کے پس پشت محرکات۔

۱۳۔ اسلامی علمیات Epistomology کو تبدیل کرنے کی جدید کوشش کا جائزہ۔

۱۴۔ روایت و جدیدیت کی کشمکش، حصہ ششم، ہفتم (واضح رہے کہ اکتوبر ۲۰۰۵ء اور نومبر ۲۰۰۵ء کا شمارہ اس سلسلہ مضامین کا حصہ چہارم و پنجم تھا جو یوسف قرضاوی اور وسطانیہ مکتب فکر اور دبستان روایت کا مختصراً احاطہ کرتا ہے]۱۵۔ بلاسود بینکاری یا سودی بینکاری۔

۱۶۔ مجتہدین کی صفات: عصر حاضر کے تناظر میں [عصری مسائل کا جواب دینے کے لیے ہر مجتہد کو عیسائیت کے زوال کی تاریخ، استعماریت کی تاریخ، پروٹسنٹ ازم، سرمایہ داری، سائنس اور جدید مغربی فلسفے کے عروج کی تاریخ سے بخوبی واقفیت ضروری ہے۔ اس کے بغیر عصری مسائل خصوصاً سائنسی مسائل و معاملات سے متعلق امور کا جواب استعماریت، سائنس اور مغربی فلسفے کے مطالعے کے بغیر نہیں دیا جا سکتا۔ ان علوم کو نظر انداز کرنے کے باعث بعض جدید مفکرین کے اجتہادات اسلام کی تحریف کا باعث بن رہے ہیں۔

۱۷۔ مدارس عربیہ کے نصاب میں کیا کمی ہے؟ مدارس عربیہ عصری علوم سے کس طرح واقف ہو سکتے ہیں؟ نئے مضامین میں کمپیوٹر سائنس، سوشل سائنسز کا اضافہ بے کار ثابت ہوگا اس کے بجائے کیا پڑھایا جائے؟ نئی تجاویز۔